خطبہ جمعۃ المبارک

فضائل مولیٰ علی و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما

ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ سرگودھا، پنجاب، پاکستان واٹس اپ نمبر: 0313.7013113

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (۳۳)

نوٹ: ماہ رجب المرجب کی 13 تاریخ کو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ برحق امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم ولادت اور 15 تاریخ کو اہلبیت رسول میں سے ایک عظیم ترین ہستی حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم عرس ہے اسی مناسبت سے دونوں ہستیوں کا مختصر ذکر خیر پیش خدمت ہے۔

فضائلِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کو کئی بزرگانِ دین سے نِسبت حاصل ہے، اِنہی میں سے ایک ہستی ایسی بھی ہے جس نے بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی، حُسْنِ اَخلاق کی چاشنی سے بداَخلاقی کی کڑواہٹ دور کی، عمدہ کِردار کی خوشبو سے پریشان حالوں کی داد رَسی فرمائی اور علم کے نور سے جَہالت کی تاریکی کا خاتمہ فرمایا وہ عظیمُ المَرتَبَت شخصیت حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

نام ونسب: آپ کانام "جعفر" اور کُنیّت "ابوعبداللہ" ہے۔ آپ کی ولادت 80 ہجری میں ہوئی، آپ کے دادا شہزادۂ امام حسین حضرت سیّدنا امام زَیْنُ الْعَابِدِین علی اَوسط اور والد امام محمد باقر ہیں جبکہ والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ فَرْوَہ بنتِ قاسم بن محمد بن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ہیں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ یوں والد کی جانب سے آپ "حسینی سَیِّد" اور والدہ کی جانب سے "صدیقی" ہیں۔ سچ گوئی کی وجہ سے آپ کو "صادِق کے لقب سے جانا جاتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، ج 6، ص438)

معلوم ہوا کہ بالعموم تمام صحابہ کرام اور بالخصوص حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اہلبیت پاک کے آپس کے تعلقات اس قدر اچھے اور خوشگوار تھے کہ آپس میں رشتے کئے جاتے تھے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی ہیں لہذا جو لوگ کہتے ہیں کہ صحابہ و اہلبیت آپس میں دشمن تھے انہیں ان عظیم ہستیوں کے بارے میں ایسی بکواس کرنے سے توبہ کرنی چاہیئے۔

تعلیم و تربیت: آپ نے مدینۂ مُنوَّرہ کی مشکبار عِلْمی فضا میں آنکھ کھولی اور اپنے والدِ گرامی حضرت سیّدنا امام محمد باقر، حضرت سیّدنا عُبَیْدُاللہ بن ابی رافع، نواسۂ صدیقِ اکبر حضرت سیّدنا عُروہ بن زُبَیر، حضرت سیّدنا عطاء اور حضرت سیّدنا نافع عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ کے چَشْمۂ علم سے سیر اب ہوئے۔
(تذکرۃ الحفاظ، ج 1، ص126)

جبکہ دو جَلیلُ القدر صحابۂ کِرام حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک اور حضرت سیّدنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی زیارت سے مُشَرَّف ہونے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی کے عظیم منصب پر بھی فائز ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ج 6، ص438)۔

دینی خدمات: کتاب کی تصنیف سے زیادہ مشکل افراد کی علمی، اَخلاقی اور شخصی تعمیر ہے اور اُستاد کا اِس میں سب سے زیادہ بُنیادی کردار

ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہ کر کئی تلامِذہ (شاگرد) اُمّت کے لئے مَنارۂ نور بنے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی فیضان سے فیض یاب ہونے والوں میں آپ کے فرزندامام موسیٰ کاظم، امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، حضرت سفیان ثَوری، حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ کے نام سرِفہرست ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ،ج1، ص125، سیر اعلام النبلا ،ج6 ،ص439)

قابلِ رشک اوصاف: خوش اَخلاقی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت کا حصہ تھی جس کی وجہ سے مبارک لبوں پر مسکراہٹ سجی رہتی مگر جب کبھی ذکرِ مصطفےٰ ہوتا تو (نبیّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہیبت و تعظیم کے سبب) رنگ زَرد ہوجاتا، کبھی بھی بے وضو حدیث بیان نہ فرماتے، نمازاور تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش رہتے، آپ کی گفتگو "فضول گوئی" سے پاک ہوتی۔ (الشفا مع نسیم الریاض،ج4، ص488 ملخصًا)

آپ کی زندگی سے آباء و اجداد کے اَوصاف جھلکتے تھے، آپ کے رویّے میں نانا جان نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معاف کردینے والی کریمانہ شان دیکھنے میں آتی، گُفتار سے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی حق گوئی اور کردار میں شجاعتِ حیدری نظر آتی، آپ کے عفوو دَرگُزر کی ایک جھلک سماعت فرمایئے:

ایک مرتبہ غلام نے ہاتھ دُھلوانے کے لئے پانی ڈالا مگر پانی ہاتھ پر گرنے کے بجائے کپڑوں پر گرگیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے نہ تو جھاڑا، نہ ہی سزا دی بلکہ اسے معاف کیا اور شفقت فرماتے ہوئے اسے آزاد بھی کردیا۔ (بحرالدموع، ص 202 ملخصًا)

وصال و مدفن: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال 15 رجب 148 ہجری کو 68 سال کی عمر میں ہوا اور تدفین جَنَّۃُ الْبَقِیع آپ کے دادا امام زین العابدین اور والد امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کی قبورِ مبارکہ کے پاس ہوئی۔ (الثقات لابن حبان،ج3، ص251، وفیات الاعیان،ج1، ص168)

تذکرۂ مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم

امیرالمؤمنین، مَوْلَی الْمُسْلِمِیْن، حضرت سیِّدُنا علیُ المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے فَضائل وکَمالات کے تو کیا کہنے، آپ صاحبِ سِیادت، مُحِبِ آخرت، مَحبُوبِ رَبُّ العزّت، بابِ مدینۃُ الْعِلْم اور شہسوارِ میدانِ خطابَت تھے، آپ قُرآن وسُنَّت سے ثابت ہونے والے مَسائل کو نکالنے کی خُوب صَلاحیت رکھتے، اِطاعت گُزاروں کے لئے چَراغ اور پرہیز گاروں کے دوست تھے، عدل کرنے والوں کے امام اور سَب سے بڑھ کر حِلم و علم والے تھے۔

نام ونسب وحُلیہ مُبارَک

امیرُ الْمُؤمنین مولیٰ علی شیر خُدا رضی اللہ عنہ مکّۃ المکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے والِد کے نام پر آپ کا نام "حیدر" رکھا، جبکہ والِد نے آپ کا نام "علی" رکھا۔ حُضورِ خاتم الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رضی اللہ عنہ کو "اَسَدُاللّٰہ" (اللہ کا شیر) کے لَقَب سے نَوازا ، اِس کے عِلاوہ "مُرتَضٰی (یعنی چُنا ہوا)" "کَرّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)" "شیرِ خُدا" اور "مولا مشکِل کُشا" آپ کے مَشہور اَلقابات ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مُصطفےٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۱۲ وغیرہ ملخصا، کرامات شیر خدا، ص:۱۱)

خلیفۂ چہارُم، جانشینِ رسول، زَوجِ بَتُول حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کُنیَت "ابُوالحَسَن" اور "ابُوتُراب" ہے۔

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

آپ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم عامُ الْفِیْل کے 30 سال بعد (جب حُضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمر شریف 30 سال تھی) 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب بروز جُمعۃ المُبارَک پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ تقریباً 10 سال کی عُمر میں ہی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو گئے تھے اور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربیَت رہے اور تادمِ حیات

آپ ﷺ کی اِمدادو نُصرَت اوردینِ اِسلام کی حِمایَت میں مَصروفِ عَمَل رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مُہاجِرین اَوّلین اور عَشَرہ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشرَّف ہونے کی بِناء پر بَہُت زِیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غَزوۂ بدر، غَزوۂ اُحُد ، غَزوۂ خَندق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شُجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور غیر مُسلموں کے بڑے بڑے نامُوَر بَہادُر آپ رضی اللہ عنہ کے قاہِرانہ وار سے واصِلِ نار ہوئے۔ (کراماتِ شیر خدا ص:۱۲)

دُشمن کا زَور بڑھ چلا ہے یا علی مدد!

اب ذُوالفِقارِ حَیدَری پھر بے نِیام ہو

مسلمانوں کے تیسرے خلیفۂ برحق امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت کے بعد اَنصار ومُہاجِرین نے اتفاقِ رائے سے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو امیرُ الْمُؤمِنِین مُنتَخَب کیا اور 4سال 8ماہ 9دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ 17 یا 19 رَمَضانُ المبارَک کو ایک بد بخت کے قاتِلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21رَمَضان شریف یک شنبہ (اتوار) کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔
(تاریخ الْخُلَفاء ص۱۳۲، اسد الغابۃ ج۴ ص۱۲۸، ۱۳۲، ازالۃ الخفاء ج۴ص۴۰۵، معرفۃ الصحابۃ ج۱ص۱۰۰وغیرہ ، کراماتِ شیر خدا، ص:۱۱)

اَصْلِ نسلِ صَفا وجہِ وصلِ خدا

بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

آپ کا قد مُبارَک نہ زیادہ لمبااور نہ زیادہ چھوٹا تھا بلکہ آپ درمیانہ قد تھے، آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور چہرہ مُبارک انتہائی خُوبصورت تھا جیسے چودھویں کا چاند۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ کی ہتھیلیاں اور کندھوں کی ہڈیاں بھاری تھیں اور آپ کی گردَن مُبارک چاندی کی صُراحی جیسی تھی، آپ کے سر مُبارَک پر بال پیشانی پر نہیں بلکہ پیچھے کی طرف تھے، آپ کی داڑھی مُبارک گھنی تھی جس کا ہر بال بغیر خِضاب کے سِیاہ تھا۔ آپ کے بازو اور ہاتھ سَخت مَضبُوط تھے۔ (الریاض النضرۃ، ج۳، ص۱۰۷۔۱۰۸)

مرتضٰی شیر خُدا! مَرحب کُشا! خَیبر کُشا!

سَرورا! لشکر کُشا! مشکل کُشا! امداد کن!

شیر خدا کا بچپن اور پہلی غذا

اہل اسلام کے چوتھے خلیفۂ برحق مولٰی علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا بچپن دیکھیں تو وہ بھی بے نظیر وبے مِثال تھا ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بچپن ہی سے نبیِ کریم ﷺ کی صُحبت میں رہ کر تَربِیت حاصل فرماتے۔ رحمتِ دو عالم ﷺ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کی کَفالت فرمائی ، بچپن ہی میں اسلام لائے ، چھوٹی سی عُمر میں نیکی کی دَعوت میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیااوراِس راہ میں آنے والی رُکاوَٹیں آپ کی تَربِیَت کا حِصَّہ بنیں۔ شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے مُبارَک بچپن کا ایک خُوب صُورَت گوشہ مُلاحَظہ فرمایئے۔ چنانچہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیدتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا کا بَیان ہے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے اُن کا نام علی رکھا اور اپنا لُعاب آپ کے مُنہ میں ڈالااور اپنی زَبان انہیں چُوسنے کے لئے دی تو آپ رضی اللہ عنہ زَبان مُبارَک کو چُوستے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے گئے، جب اگلادِن آیا تو ہَم نے آپ رضی اللہ عنہ کودُودھ پلانے کے لئے ایک دائی کو بلایا، لیکن آپ نے دُودھ نہیں پِیا، جب اِس بات کی خَبر رحمتِ عالَم ﷺ کودی گئی تو آپ ﷺ نے تشریف لاکراپنی زَبانِ اَطہر آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کے دَہن میں

ڈالی، حضرت سَیِّدُنا علی رضی اللہ عنہ زبانِ اَقْدس کو چُوسنے لگے، چُوستے ہوئے پھر نیند کی آغوش میں چلے گئے، پس جب تک اللہ پاک نے چاہا اُسی طرح کا مُعاملہ ہوتا رہا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، ج۱، ص۳۸۲)

مومنوں کے مَولیٰ کون؟

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴)" (پ۲۸، التحریم:۴)

ترجمہ: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ صَالِحُ المُؤمنین سے مُراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایسے ہی حضرتِ ابو جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگوں یہ (یعنی حضرتِ علی رضی اللہ عنہ) صَالِحُ المُؤمنین ہیں۔

(روح المعانی، ج۲۸، ص۴۸۲)

شانِ علی احادیث کی روشنی میں:

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں متعدد احادیث بیان فرمائی ہیں۔ آیئے! اُن میں سے چند فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

(1) سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حَضرتِ علی سے فرمایا: "**اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي**" یعنی تُم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا مَقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم، ص:۱۳۱۰، حدیث: ۲۴۰۴)

(2) "**عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ رَأْسِي مِنْ بَدَنِي**" یعنی علی کا تعلّق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سَر کا تعلّق میرے جِسْم سے ہے۔

(کنزالعمال، ۶/۲۷۷، حدیث: ۳۲۹۱۱)

(3) "**اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا**" یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (ترمذی، ۵ ص:۴۰۲، حدیث:۳۷۴۴)

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کُشا!

صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بےشک قرآنِ مجید سات (7) حروف (لغتوں) پر اُترا ہے اوران میں سے ہر حرف کا ظاہِر بھی ہے اور باطِن بھی اور امیرُ المُؤمنین حضرت سیدنا علیُ المرتضی رضی اللہ عنہ ایسے عالِم ہیں جن کے پاس ظاہِر و باطِن دونوں کا عِلْم ہے۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ج۴۲، ص ۴۰۰)

اِسی طرح مسلمانوں کے دوسرے خلیفۂ برحق امیرُ المُؤمنین، امامُ العادِلین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: حَضرتِ علیُّ المُرتَضٰی رضی اللہ عنہ کو تین (3) ایسی فضیلتیں حاصِل ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے نَصیب ہوجاتی تو وہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صَحابۂ کرام نے پوچھا: وہ تین فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: (۱) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرتِ فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اِن کے نِکاح میں دیا (۲) اِن کی رِہائش رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مسجدُ النّبویِّ الشَّریف میں تھی اور ان کے لئے مسجد میں وہ کچھ حلال تھا جو انہیں کا حِصّہ ہے اور (۳) غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اِسلام عطا فرمایا گیا۔ (مُستدرَک ج۴ ص۹۴ حدیث۴۶۸۹)

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل ،ج۸ ،ص۶،ح۲۱۱۴۳، کراماتِ شیر خدا،ص:۲۲)

بیاں کس منہ سے ہو اس مَجْمَعُ البحرین کا رتبہ

جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سر چشمہ

حضرتِ سیّدُنا مولیٰ علیُّ المُرتَضٰی،شیر خدا رضی اللہ عنہ کی شان کے بھی کیا کہنے کہ امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظم بھی اُن کی خُصُوصیات پر رَشک فرماتے ہیں،یہاں ایک مسئلہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فَضائل ومَراتِب کے اِعتبار سے مَسلکِ حق اَہلسنّت وجماعت کے نزدیک خُلفائے راشدین میں ایک ترتیب ہے جس کو بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ مولیٰنامُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیہِ الرَّحْمَہ فرماتے ہیں:تمام صَحابۂ کرام اَعْلیٰ و اَدْنیٰ(اوران میں اَدْنیٰ کوئی نہیں)سَب جنّتی ہیں،بعدِاَنبیا ومُرسَلین،تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنْس و جِنّ و مَلَک (یعنی اِنسانوں ، جنّوں اور فِرِشتوں)سے افضل صدیّقِ اکبر ہیں، پھر عُمر فاروقِ اعظم،پھرعثمانِ غنی،پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْھُم،افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ عزّت و مَنزِلت والا ہو۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص۲۴۱ تا۲۵۴) کراماتِ شیر خدا،ص:۲۲)

یقیناً تمام ہی خُلفائے راشدین پیارے آقاصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مَحبُوب اور آپ کے نورِ نظر تھے اور سب کے ہی فضائل آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بیان فرمائے ہیں۔چُنانچہ فقیہِ اُمّت حضرتِ سَیّدُناعبدُاللہ بن مَسعودرَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "**اَنَامَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُھَاوَعُمَرُ حِیْطَانُھَاوَعُثْمَانُ سَقْفُھَاوَعَلِیٌّ بَابُھَا**"یعنی میں علْم کا شہر ہوں، ابوبکْر اس کی بنیاد، عُمَر اس کی دیوار، عثمان اُس کی چھت اور علی اس کادروازہ ہیں۔" (مُسندُ الفردوس ج ۱ ص۴۲ حدیث۱۰۸، کراماتِ شیر خدا،ص:۲۴)

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل

ابو بکر فاروق عثماں علی ہے

مَحبّتِ علی کا تقاضا

امیرُالْمُؤمِنِین،حضرتِ سیّدُنا علیُّ المُرتَضٰی،شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر وعمر ہیں پھر فرمایا:"**لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ**"یعنی میری مَحبّت اور(شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن) ابُو بکْر و عُمر کا بُغْض کسی مومن کے دل میں جَمْع نہیں ہوسکتا۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانی ج۳ص۷۹ حدیث۳۹۲۰،(کراماتِ شیر خدا،ص:۲۵)

سُبْحٰنَ اللہ!گویا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ خُود فرمارہےہیں کہ اگرمجھ سے مَحبّت کرنے کادعوی ہےتوشَیْخَیْنِ کریمین سے بھی مَحبّت کرناہوگی ورنہ میری مَحبّت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا

آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

شیرِ خدا کی خداداد خُوبیاں: ایک مرتبہ حَضرتِ سیدنااَمیرِ مُعاوِیہ بن ابی سُفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے حضرت سیدنا ضَرار رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا" میرے سامنے حضرتِ سیدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خوبیاں بَیان کرو۔"توحضرتِ سَیدُنا ضرار رَضِیَ اللہُ عَنْہ یُوں اوصاف بَیان

فرمانے لگے کہ امیرُالمؤمنین حضرتِ سَیدُنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عِلم وعرفان کا اندازہ نہیں لگا یا جا سکتا ، آپ رضی اللہ عنہ،اللہ تعالیٰ کے مُعاملے اوراس کے دِین کی حِمایت میں مَضبوط ارادے رکھتے ، فیصلہ کرنے میں انتہائی عدل و اِنصاف سے کام لیتے ،آپ رضی اللہ عنہ کی ذات مَنبعِ عِلم وحِکمَت تھی،جب کلام کرتے تو دَہن(مُنہ) مُبارَک سے حِکمَت ودانائی کے پُھول جَھڑتے ، دنیا اور اِس کی رنگینیوں سے وَحشت کھاتے،رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الٰہی سے)مسرور ہوتے، اللہ تعالیٰ کی قَسم ! آپ رضی اللہ عنہ بَہُت زیادہ رونے والے،دُور اندیش اور غَمزدہ تھے ،اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرتے ، کُھردَرا اور موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے ،اللہ تعالیٰ کی قَسم ! رُعب ودَبدَبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہرایک آپ رضی اللہ عنہ سے کلام کرتے ہو ئے ڈرتا تھا ،حالانکہ جب ہم حاضر ہوتے تو ملنے میں آپ رضی اللہ عنہ خود پہل کرتے اور جب ہم سُوال کرتے تو جَواب ارشاد فرماتے اورہماری دَعوت قَبول فرماتے ،جب مُسکراتے تو دندانِ (دانت)مُبارَک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لَڑی، آپ رضی اللہ عنہ پرہیز گاروں کا اِحترام کرتے،مِسکینوں سے مَحبَّت فرماتے، کسی طاقتوریا صاحبِ ثَروَت کو اس کی باطل آرزو میں اُمید نہ دِلاتے ، کو ئی بھی کمزور شَخص آپ رضی اللہ عنہ کی عَدالت سے مایُوس نہ ہوتابلکہ اُسے اُمید ہوتی کہ مجھے یہاں اِنصاف ضَرور ملے گا۔اللہ تعالیٰ کی قسم!میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مُبارَک پکڑ کر زارو قطار روتے اور زخمی شخص کی طرح تڑپتے، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا :" اے دنیا ! آیا تُو نے مجھ سے منہ موڑلیا ہے یا ابھی تک میری مُشتاق ہے؟ اے دھوکے باز دُنیا! جا، تُو کسی اور کو دھوکہ دے ،میں تجھے 3 طلاقیں دے چکاہوں، اب اس میں ہرگز رُجوع نہیں۔تیری عُمر بَہُت کم ہے اور تیری آسائشیں اور نِعمتیں انتہائی حقیر ہیں اور تیرے نُقصانات بَہُت زیادہ ہیں ، ہائےسفر (آخرت) نہایت طویل ہے ،زادِ(سامانِ) راہ بَہُت قلیل اور راستہ انتہائی خطرناک اورپیچ دار ہے،یہ سُن کر حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی آنکھوں سے آنسوبہنے لگے ،حتّٰی کہ رِیش مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی اور وہاں مَوجُود لوگ بھی زار وقطاررونے لگے۔پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ ابُو الحَسَن (حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ،شیرخدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)پررحم فرمائے ،اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔

(کراماتِ شیر خدا ،ص۳۹) (عیون الحکایات،ص: ۲۵)

اشک بار آنکھیں عَطا ہوں دل کی سختی دُور ہو
دیجئے خَوفِ خُدا مَولیٰ علی مُشکل کُشا!
پیکرِ جُود و سخا تُو میں فقیر و بے نوا
تُو ہے داتا میں گدا مَولیٰ علی مُشکل کُشا!

سُبحٰن اللہ! دیکھئے اگرچہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سےسیدناامیر معاویہ رضی اللہ عنہ نےاپنےاجتہادکی بناءپراختلاف کیا جس میں ان سے خطاواقع ہوئی لیکن وہ مولیٰ علی شیر خدارضی اللہ عنہ کے فضائل ومراتب کو صدق دل سے تسلیم کرتےبلکہ اس پر قسمیں اٹھااٹھاکران کی تصدیق فرماتے تھے۔معلوم ہواکہ محبوب کریم ﷺ کے صحابہ کرام کےباہمی اختلافات ہماری طرح نفسانی وشیطانی نہیں ہوتےتھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خُلفائےراشدین،امہات المؤمنین،تمام صحابہٴ کرام اوراہلبیت اطہاررَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم سے مَحبَّت کرنےاوران کاادَب واحتِرام بجالانے کی توفیق عطافرمائے۔امین بجاہِ النبی الامین ﷺ